بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشمہ ہم باتو گرانی چہاد رقادیان ہئی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴ | دوا ہئی - شفا ہئی - غرض دارالامان ہئی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۱۵ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود حصہ رسد سالانہ عطا کرتے ہیں ۔ عام قیمت سالانہ عہ ہے ۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولش کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین کو ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

کوئی دو تین ماہ کا الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا

"بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے اُسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

۹ جون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو کر تھے اسی جگہ باغ میں ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا **"خدا نے اُسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح"** یعنی اُسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اُسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

✻

ڈائری
اَلْقَوْلُ الطَّیِّبُ

۱۳ جون ۱۹۰۵ء ۔ قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اس پر فرمایا جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلئے بھی کچھ ذخیرہ چاہیئے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی ہوئی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اُٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اُسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اُسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں اُن میں انسان کو چاہیئے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اُسکے علاج کا ذکر تھا۔ **فرمایا** ہر ایک مرض اللہ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مدرسہ کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا **فرمایا** خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اُس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ جون ۱۹۰۵ء ۔ ایک شخص بیمار پرسی کے واسطے آیا اُسکے معالجہ کا ذکر تھا **فرمایا** خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹر نے مایوسی ظاہر کی ہمنے دعا کی الہام ہوا **سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ** یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اسکی ڈر نہیں"۔ دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوتی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مر گیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالیٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اُس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اُٹھا کر اُدھر آباد کر دیتا ہے۔

طب ماتحت حکم خدا — طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ **فرمایا** یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جاوے گا تیسرے سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اُسی بیماری میں ایک کیلئے ایک دوا مفید پڑتی

سب اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آ جاوے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی نبض دیکھنے کے وقت **سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا** کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت **هُوَ الشَّافِی** لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۴ جون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں اُس سے ملاقات کی **فرمایا** اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرتؐ کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار الامام

۱۔ حضرتؑ بخیر و عافیت معہ خدام تا حال باغ میں فروکش ہیں ان بھر باغ میں رہتے ہیں رات کو چونکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مضر ہے اسواسطے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت ۵ جون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۃ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اُسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دل کو بڑا اطمینان ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت بدستور ہے گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جاوے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبد الرزاق صاحب پنشن ماسٹر لدھیانہ معہ فیملی آئے اور تین چار دن رہکر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبد المجید

پیدائش کو مخالف سے

بدقسمتی سے آج کل بعض مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچایا ہوا ہے۔ اور ہماری جماعت کے ایک بزرگ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ جہاں مخالفانہ جوش نے ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ ... سوائے دنگے اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھنے والے معلوم نہیں ہوتے۔ تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط معہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

بخدمت حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کرکے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار کر دیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدین کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کر لیں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ و کتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ انہیں کے ہموطن یعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب با صواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن و حدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم عدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرما دیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ ... اور متضمن اثبات دعاوی و نیز یہی خاکسار کے رسایل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسایل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سایل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوہ کو ان دعاوی اور مسایل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک و شبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالٰی اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سایل اپنا شک شبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریری شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ و سنت صحیحہ اور دلایل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء و فقرا سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علی منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسایل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء و فقرا اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ و معجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادنیٰ طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تاکہ حق و باطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح و لایح ہو جائے اور تبدیل و تحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول و دوم و سوم کا جواب شافی و کافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے۔ کہ بحکم محکم و منصوص قرآن مجید فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب و سنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں ادلہ محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں پہنے تیسرے سال آ چکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب و امروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور لق و دق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا آئیے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے

محمد کو زمین میں کہہ کہ اور عیسیٰ کو گردوں پر
دفا حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآن سے

خبر میں آچکا دجال ہے اک ہی فرقہ
متاع دنیوی دیکر ملائیں دین میں اپنی

وہ کم کرکے پھیر کے بینگے یعنی یہودی ہو جاتا ہے
زبان انکی ہو میٹھی شہد اور بد تر دل سے

حدیثوں سے بھی اطمینان گر ہو نہیں صاحب
غرض دجال و مہدی و مسیحا آچکے اب تو

مسیح و مہدی موعود کہتا ہوں میں منہ پر
لوائے احمدی کے فیض پائے جس کا جی چاہے

جماعت میں صحابہ کی ملائے جس کا جی چاہے
نصاریٰ تیس اب پر چڑھائے جس کا جی چاہے

فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
شخص خاص سے کو بتائے جس کا جی چاہے

اب اس کے پیچ میں دین اپنا گنوائے جسکا جی چاہے
کہ کوئی دین میں ان کے در آئے جس کا جی چاہے

دین میں اب ہند میں خود سوچ جائے جسکا جی چاہے
خدا دجال کا نہ کو بتائے جس کا جی چاہے

علامت دیکھی سب آزمائے جس کا جی چاہے
ہمیشہ نہ دین بنائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبدالقادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

عـ۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

عـ۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

عـ۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو بُرا کہا جاوے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْر۔

عـ۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود اُن آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم مہمانوں کی طرح میرے پاس آؤ ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان نہ آئیگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں ایک جگہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی آلہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی تبلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی آلہی تھی۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دُور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دُور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچالیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اویٰ کا لفظ جو اس وحی آلہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی آلہی کا ہے۔ جسکے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بُغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے٭۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی۔ چند کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر تبلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی۔ مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہو۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انمیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی آلہی شائع کی تھی۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیاداری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

٭ پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں۔ اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ کتے کی کاٹنے سے مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں۔ ورنہ ارد گرد کے دیہات کی نسبت استقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے مُنہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دہوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ منہ

متبرا کرے - یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ دار نہیں - ابھی بہت تھوڑے ہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں - میں یقیناً جانتا ہوں - کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے - اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں - اور نفسانی اغراض سے پاک ہے - اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے - اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا - اور متقی ہے - اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے طیار نہیں - اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے - اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا - اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے - وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا - کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے - مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں - کہ ہم مرید ہیں - مگر وہ مرید نہیں - وہ پورے زور سے تقوےٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے - اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے - ایک ادنے ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں - کہ وہ گری وہ گری - پس در حقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں - اور نہ مجھے اُن سے تعلق - اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں - تو مجھے کہنا پڑے گا - کہ مجھ سے دور رہو - کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا - ہاں ایسے بھی ہیں - کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں - یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور پر متحقق نہ ہوں - مگر شہیدوں میں لکھے جائینگے - اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا - کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں -

اعتراض پنجم ۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا - اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا - کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا - کہ ضرور ہے - کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے - سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا - کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا - الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں - سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک - یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جاوے گی - خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا - جاننا چاہیئے - کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں - کہ ایک چیز ایک جگہ ہے - اور وہاں سے چلی جاوے - اور پھر واپس لائی جاوے - پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی - اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی - یعنی مرزا احمد بیگ کی - پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے - کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی - اور پھر وہ چلی گئی - اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی - اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی - سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے - اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں - اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے - اور اگر کوئی یہ کہے - کہ رد کے یہ معنے نہیں - تو بجز اس کے کیا کہیں - کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

بے شک یہ سچ ہے - کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی - مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی - بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں - باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں - جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی - اس میں راز یہ ہے - کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے - کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے - خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں - خواہ کسی اور طرح - وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے - یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے - اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے - بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے - یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی - میعاد کے اندر مر چکا - پس یہ تو محل تصدیق ہے - نہ جائے اعتراض - اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی - کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی - یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی - اور اس نے انکے دلوں میں سخت خوف ڈال دیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے - اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا - تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا - کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا - پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا - اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے - کسی حد تک تاخیر ہو گئی - کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے - ٹال دیتا ہے - یا تاخیر میں ڈال دیتا ہے

۶ آپنے فرمایا تھا - کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا - یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی - مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب - میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں - آپ اس ملعون کا نام لیں - مجھے بالکل معلوم نہیں - کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں - وہ جگہ کونسی ہے - اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے - اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی - کہ میں نے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی - بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی - کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں - حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں - ہاں اس سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئیں تھیں - مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا - اور ضرور تھا - کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں - تا پیشگوئی پوری ہوتی - یہ آپنے کس کے منہ سے سن لیا - کہ کوئی الہام میںنے ایسا شائع کیا تھا - کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی - اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکار پور دار الامان ہے - یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے - معلوم نہیں - کہ آئندہ شکار پور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے - کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے - اور یہ آپ کا کہنا - کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے - یہ آپ کو کس نے سنایا - لعنۃ اللہ علی الکاذبین - قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے - اور اب بھی اسی قدر ہے - کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا - کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمدؐ - مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا - جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے - لہٰذا التماس ہے - کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو -

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر نے لکھا - لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے -

حضرت مسیح موعود کا تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ یعنی جو ۲۴- دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہوچکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر ہنسیں یا روویں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

اب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اُس قصیدہ کا اوّل مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہوگیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کرچکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہوکر مکہ کی طرف بھاگ گیا+ پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہوجائے خدا تعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر ان کے کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القا ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہوسکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کردیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا ہونا قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام۔ اعجاز کی حد میں نہیں ہے قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یا کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ ہر حال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہوگئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کرکے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہوجائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہوجائینگی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہوجائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر اس کی طرف کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کردیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس جس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے بلکہ ان کے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار+ برس تک ایک واقعہ کو نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ الدیہ نے

+ دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر صفحہ ۲۷۶ + ۲۰۰- جلد ۶

* معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں پیسہ اخبار میں یہ اعتراض شایع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلها ومقامها میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہوچکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی بد دیانتی اور رعونت اور بے عقلی اور بے فہمی ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴- دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ جس میں ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں اس کے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۸۶ میں بھی موجود ہے۔ جس کو شایع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

+ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شایع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہوگیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہوجاتیں۔ منہ

[illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] نے
[illegible] خواب میں دیکھا [illegible]
[illegible] کی طرف ہجرت ہے جس میں کھجوروں کے
[illegible] ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ
یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل [illegible] ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب ہی کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاکخانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں [illegible] اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر [illegible] چند روز بیمار رہ کر فوت گئے ان [illegible] ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا [illegible] ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے کہ وہ [illegible] قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب [illegible] پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہمنے ڈاکخانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی۔ کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب [illegible] ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تاہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجدیں گے جس وقت کہ وہ ڈاکخانہ سے خط و کتابت کرکے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہوسکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرماویں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر میں نے اخبار میں دو [illegible] احباب [illegible] استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس [illegible] خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے باتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالضرور اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کرکے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے [illegible] ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہو۔ ایسے ہی مخدومی محمد نجیب خانصاحب تحصیلدار [illegible]۔ محمد نواب خان صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ بابو نور احمد صاحب اکوڑہ۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپورتھلہ۔ سردار خان صاحب [illegible] ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر [illegible] فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری میرٹھ۔ مولوی محمد یمین صاحب۔ داتہ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] مونگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب [illegible] میاں نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء